سوال

(267) عیدین کی تکبیرات کہنے کا طریقہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عیدین کی تکبیریں ہاتھ چھوڑ کر جس طرح شیعہ نماز پڑھتے ہیں کہنی چاہیں۔ یا ہاتھ باندھ کر مع رفع یدین کے ادا کرنی چاہیئں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عیدین کی تکبیریں ہاتھ باندھے ہوئے کہنی چاہیں۔ ان تکبیرات کے وقت ہاتھ نہیں چھوڑنا چاہیے۔ تکبیر تحریمہ کے بعد نماز میں اصل ہاتھ باندھنا ہے۔ جیسا کہ پنجگانہ فرائض اور تمام نوافل میں احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔

صلوۃ عیدین بھی شرعی نماز ہے۔ اس لیے اس میں بھی اسی اصل پر عمل ہوگا تاوقتیکہ اس اصل کے خلاف کسی معتبر حدیث سے ثابت نہ ہو جائے اور کسی حدیث سے عام نمازوں کے خلاف عیدین میں تکبیر تحریمہ کے بعد تکبیرات زوائد کے وقت ہاتھ چھوڑنا ثابت نہیں۔ اس لیے اسی اصل پر عمل ہونا چاہیے۔ تکبیرات زوائد (جن کی تعداد تکبیر تحریمہ کے علاوہ بارہ ہے) کے وقت رفع یدین کسی مرفوع حدیث سے صراحتہ ثابت نہیں، ہاں حضرت عبداللہ بن عمر ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین ثابت ہے۔ (أخرجہ ابن الأثرم کما فی المغنی لابن قدامة 3/ 273) اگرچہ حضرت ابن عمر کا اپنا فعل ہے۔ صاحب ہدایہ نے رفع یدین عند تکبیرات العیدین کے ثبوت میں ایک حدیث پیش کی ہے۔ لیکن افسوس اس حدیث کے کسی طریق میں ثبت مدعا تکبیرات العیدین کا لفظ موجود نہیں ہے چنانچہ علماء حنفیہ کو خود اس کا اقرار ہے۔ تعجب ہے ان لوگوں پر جو رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کی جو حسب تصریح حافظ عراقی پچاس صحابیوں سے مرفوعاً مروی ہے، جن میں حضرات عشرہ مبشرہ بھی ہیں اور جس پر بجز اہل کوفہ کے تمام عالم اسلامی عمل کرتا رہا، بلا دلیل منسوخ یا مباح ورخصت اور خلاف اولیٰ ومرجوح۔ اور رفع یدین نہ کرنے کی عزیمت واولی وراجح رکھتے ہیں۔ اور عیدین میں رفع یدین کو جو کسی مرفوع حدیث سے ثابت نہیں سنت کہتے ہیں۔ فیا للعجب وضیع الأدب. (محدث دہلی ج:10 ش:2 جمادی الاول 1361ھ جون 1942ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 424

محدث فتویٰ